قانون حصول اراضی 1894 ء

فہرست

حصہ I

ابتدائیہ

1۔ مختصر، وسعت و تاریخ نفاذ

2۔ (منسوخ شد)

3۔ تعریفات

حصہ II

حصول اراضی

ابتدائی تحقیقات

4 ۔ اشتہار ابتدائی کا چھاپ کر مشتہر کرنا اور اس کی بنیاد پر عہدہ داروں کے اختیارات۔

5- نوٹیفیکیشن کہ خاص اراضی مفاد عامہ یا کمپنی کے لیے درکار ہے ۔

5-اے۔ سماعت اعتراضات۔

6۔ یہ اشتہار کہ اراضی مفاد عامہ کے لیے مطلوب ہے۔

7۔ بعد اشتہار کلکٹر حصول اراضی کی کاروائی شروع کرے گا۔

8۔ اراضی کی نشان بندی اور پیمائش ہوگی اور نقشہ بنے گا۔

9۔ اشخاص غرض مند کو اطلاع۔

10۔ اختیار بیانات غرض مند اور ناموں کے طلب کرنے اور نافذ کرنے ۔

11۔ تحقیقات اور حکم کلکٹر کی طرف سے۔

11-اے- پرائیوٹ بات چیت کے ذریعے حصول

11-بی- حصول کا طریقہ کار

12۔ کلکٹر کا حکم کب حتمی ہوگا۔

-12-اے۔ اصلاح غلطی۔

13۔ تحقیقات کا ملتوی کرنا۔

14۔ اختیار گواہوں کو طلب کرنے اور اور دستاویزات پیش کرانے کے حکم کو نافذ کرانے ۔

15۔ کن معاملات پر غور کرنا اور کن معاملات کو نظر انداز کرنا ہو گا۔

قبضہ لینا

16۔ قبضہ لینے کا اختیار۔

17۔ اشد ضرورت کی صورتوں میں خاص اختیارات ۔

حصہ III

عدالت سے استصواب اور اس کی نسبت ضابطہ

18۔ عدالت سے استصواب ۔

19۔ کلکٹر کا عدلت کو بیان ۔

20۔ اجراء اطلاع نامہ ۔

21۔ مقدموں کی وسعت پر پابندی۔

22۔ مقدمات کھلی عدالت میں ہوں گے ۔

22-اے ۔ جوابی عذرداری۔

23۔ وہ امور جن پر زرمعاوضہ متعین کرتے وقت غور کیا جائے گا۔

24۔ وہ امور جو زرمعاوضہ کے متعین کرتے وقت نظر انداز کیے جائیں گے ۔

25۔ رقم زرمعاوضہ کی بابت قواعد۔

26۔ ایوارڈ کا نمونہ ۔

27۔ خرچہ۔

28۔ کلکٹر کو حکم ہوسکتا ہے کہ وہ زائد زرمعاوضہ پر سود دیں۔

حصہ IV

تقسیم معاوضہ

29۔ تقسیم کی تفصیل متعین کی جائے گی۔

30۔ تقسیم کے بارے میں نزاع۔

حصہ V۔

ادائیگی

31۔ زرمعاوضہ کی ادائیگی یا اس کا عدالت میں جمع کردیا جانا۔

32۔ نفع کے لیے اس روپیہ کا لگانا جو ان اشخاص کی اراضی کی بابت جمع ہو جو منتقل کرنے کے مجاز نہ ہوں۔

33۔ نفع کے لیے اس روپیہ کا لگانا جو دیگر صورتوں میں جمع ہو۔

34۔ زرسود کی ادائیگی۔

حصہ VI

عارضی قبضہ اراضی

35۔ اراضی افتادہ یا لائق زراعت کا عارضی قبضہ، ضابطہ جب اختلاف در زر معاوضہ موجود ہو۔

36۔ داخل ہو کر قبضہ کر لینے کا اختیار اور واپس کرنے پر معاوضہ۔

37۔ حالت اراضی کی نسبت اختلاف۔

حصہ VII

کمپنیوں کے لیے حصول اراضی

38۔ کمپنی کو داخل ہو کر پیمائش کرنے کا اختیار۔

38-اے۔ صنعتی ادارہ بعض مقاصد کے لیے کمپنی تصور کیا جائے گا۔

39۔ کمشنر کی پیشگی رضامندی اور معاہدہ پر عمل درآمد ضروری ہے۔

40۔ پیشتر تحقیقات۔

41۔ صوبائی حکومت کے ساتھ معاہدہ۔

42۔ معاہدہ کی اشاعت۔

43۔ جب حکومت ازروئے معاہدہ کمپنیوں کے لیے اراضی مہیا کرنے کی پابند ہوتو دفعہ 39 سے دفعہ 42لاگو نہیں ہوں گی۔

43-اے۔ منتقلی پر پابندی وغیرہ۔

44۔ ریلوے کمپنی کے ساتھ معاہدہ کس طرح ثابت کیا جاسکتا ہے۔

حصہ VIII

متفرقات

45۔ اطلاع نامہ جات کا پہنچانا۔

46۔ حصول اراضی میں مزاحمت پر سزا۔

47۔ مجسٹریٹ جبراً دخل دلائیں گے۔

48۔ حصول اراضی کی تکمیل واجب نہیں مگر جب تکمیل نہ ہوتو معاوضہ دلایا جائے گا۔

49۔ جزوی مکان یا عمارت کا حصول۔

50۔ مقامی حکومت یا کمپنی کے خرچہ پر حصول اراضی۔

51۔ فیس اور اسٹامپ ڈیوٹی سے استثناء۔

52۔ ایکٹ کے عمل درآمد کی بنیاد پر کسی دعویٰ کرنے کی صورت میں نوٹس۔

53۔ عدالت کے سامنے کاروائی پر مجموعہ ضابطہ دیوانی کا اطلاق ہوگا۔

54۔ اپیل برخلاف کاروائی عدالت۔

55۔ ضوابط وضع کرنے کا اختیار۔

قانون حصول اراضی

قانون نمبرI برائے سال 1894

۲ فروری ۱۹۸۴ء۔

ایک

قانون

براد ترمیم کرنے قانون برائے حصول اراضی، مفاد عامہ اور کمپنیوں کے لیے

چونکہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ قانون براد حاصل کرنے اس اراضی کے جو مفاد عامہ اور کمپنیوں کے لیے درکار ہیں، اور معاوضہ کا تعین کے لیے، میں ترمیم کی جائے۔

لہٰذا اس کو اب درج ذیل طور پر نافذ کیا جاتا ہے۔

حصہ I

ابتدائیہ

1 مختصر نام، وسعت و تاریخ نفاذ:

1۔ اس ایکٹ کو حصول اراضی 1894 کہا جا سکتا ہے۔

2۔ یہ تمام پاکستان میں وسعت پزیر ہوگا۔ اور

3۔ یہ یکم مارچ 1894 سے نافذالعمل ہوگا۔

2۔ (منسوخ):

3۔ تعریفات:

اس ایکٹ میں تاوقتیکہ کوئی شے مضمون یا قرینہ عبارت کے منافی نہ ہو۔۔۔۔۔

اے) لفظ "اراضی" میں وہ فائدہ جواراضی سے حاصل ہوں اور وہ اشیاء جوزمین سے پیوستہ ہوں ، یا وہ اشیاء جوزمین سے مستقل لگی ہوں، شامل ہونگی ۔

بی) لفظ " شخص غرض مند" میں جملہ وہ اشخاص شامل ہیں ،جوبوجہ حصول اراضی بموجب اس ایکٹ کے اس زرمعاوضہ کے دعوے دار ہوں اور وہ شخص جو حق آسائش رکھتا ہو، غرض مند تصور ہوگا ۔

سی) لفظ کلکٹر سے ضلع کلکٹر مراد ہے اور اس میں ڈپٹی کمشنر اور ہرایک ایسا عہدہ دار شامل ہے جو اس ایکٹ کے تحت فرائض کی انجام دہی کے لیے خالصتاً بورڈ آف ریونیو یا کمشنر کی طرف سے مقرر ہو۔

ڈی) لفظ عدالت سے مراد اول اختیار سماعت والی عدالت دیوانی ہے اور اس میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج اور ہر وہ دیوانی عدالت شامل ہے جسے صوبائی حکومت بوجہ نام یا دفتر کسی معین علاقہ مقامی کے اندر اس ایکٹ کے بموجب فرائض کے انجام کے لیے کسی اول اختیار سماعت والی عدالت دیوانی کے ساتھ مقرر کرے، شامل ہیں؛ تاہم وہ دیوانی عدالت مالی اختیار سماعت تک ہی سماعت کر سکے گی۔

ای) لفظ "کمپنی" سے مراد وہ کمپنی ہے جس کی رجسٹریشن انڈین کمپنی ایکٹ مجریہ 1882، یا (انگلش) کمپنیز ایکٹ ، 1862 سے 1890 یا وہ کمپنیاں جوکہ پارلیمنٹ (یونائیٹڈ کنگڈم) کے ایکٹ یا (پاکستان کے قانون کے) ایکٹ یا رائل چارٹر آف لیٹرز پیٹنٹ کی رو سے قائم ہوئی ، شامل ہیں (اور اس میں سوسائٹی جو ایکٹ رجسٹریشن سوسائٹی ہائے 1860 کے ماتحت رجسٹر ہوئی کمپنی و نیز کوآپریٹیو سوسائٹیز ایکٹ 1912 کے تحت رجسٹری شدہ سوسائٹی بھی شامل ہیں) ۔

ای ای) ہاوسنگ سکیم سے مراد کوئی ہاوسنگ سکیم جوکہ صوبائی حکومت وقتاً فوقتاً رہائش بڑھانے کے لیے شروع کرے اور اس میں ماضی میں صوبائی حکومت سے منظور شدہ ہاوسنگ سکیم بھی شامل ہیں ۔

ایف) لفظ "مفاد عامہ" میں وہ اضلاع میں وہ گاوں بھی شامل ہیں جہاں صوبائی حکومت نے بذریعہ اشتہار مطبوعہ گزٹ سرکاری کے یہ اعلان کیا ہو کہ ایسے بندوبست کا کرنا حکومت کے دستور کے موافق ہے، (مگر اس میں وہ مقاصد شامل نہیں جوکہ اسلام کے منافی ہو) (اور کلاز ای ای کے تحت ہاوسنگ سکیم) اور

جی) مرقوم الذیل اشخاص " مستحق کارگزاری " بموجب اس کے اور اس حد تک کہ جو سطور مابعد میں مرقوم ہے، تصور ہوں گے یعنی

دیگر اشخاص کے ٹرسٹیز، کسی ایسے مقدمہ کے متعلق وہاں تک مستحق کارگزار سمجھے جائیں گے جہاں تک کہ وہ اشخاص بوجہ معذوری منافع کے حقدار ہوں، ہوسکتے ۔

شادی شدہ خواتین ، جہاں پر انگریزی قانون کا نفاذ ہو گا، اس ایکٹ کے تحت مستحق کا گزاری سمجھی جائیں گی، چاہے وہ بالغ ہوں یا نہیں، اور ایسے تصور ہونگی جیسے کہ وہ بالغ اور غیر شادی شدہ ہوں: اور

نابالغوں کے ولی اور دیوانوں یا اشخاص فاترالعقل کے مہتمم کمیٹیوں یا منتظموں کو علی الترتیب وہاں تک مستحق کارگزاری حسب مذکور بالا تصور کیا جائے گا جہاں تک کہ نابالغوں یا یوانے فاترالعقل اشخاص مذکور ناقابل نہ ہونے کی صورت میں خود کارگزار ہوسکتے:

بشرط--------

1) کوئی ایسا شخص مستحق کارگزاری سمجھا نہیں جائے گا جس کی نسبت بہ تسلی کلکٹر یا عدالت یہ دکھایا جائے کہ اس کا حق شے زیر دعویٰ اس شخص غرض مند کے حق مخالف ہے جس کی طرف سے وہ اور صورت میں کارگزار ہونے کا مستحق ہوسکتا۔

2) اور یہ کہ ایسے ہر ایک مقدمہ میں شخص واسطہ بذریعہ اپنے رفیق اقرب کے حاضر ہوسکتا ہے یا اگر وہ بذریعہ اپنے رفیق اقرب کے حاضر نہ ہو تو کلکٹر یا عدالت کو یعنی جیسی صورت ہو یہ لازم ہو گا کہ اس مقدمہ میں اس کی طرف سے اس کے چلانے کے لیے ایک ولی مقرر کرے۔

3) اور یہ کہ مجموعہ صابطہ دیوانی 1908 کے آرڈر31 کے احکام ایکٹ ہذا کے تحت کی کاروائی میں ان اشخاص غرض مند کے مقدمہ سے حسب تبدیل مناسب مقام تعلق رکھیں گے جو کسی کلکٹر یا عدالت کے روبرو بذریعہ کسی رفیق اقرب کے یا ولی متعلق مقدمہ کے حاضر ہوں۔

4) اور یہ کہ کوئی شخص مستحق کارگزاری اس زر معاوضہ کے جو اس شخص کو واجب الادا ہے جس کی طرف سے وہ مستحق کارگزاری ہے، پانے کا حقدار نہ ہو گا تاوقتیکہ وہ فروخت بالعمد ہونے پر اراضی کے منتقل کرنے کا اور زر فروخت کے لینے اور اس کی بابت معتبر فارغ خطی لکھ دینے کا مجاز ہو۔

حصہ II

حصول اراضی

تحقیقات ابتدائی

4۔ اشتہار ابتدائی کا چھاپ کر مشتہر کرنا اور اسکی بنیاد پر اس کے عہدہ داروں کے اختیارات:

1۔ ہر گاہ ضلع کلکٹر کو معلوم ہو کہ کسی مفاد عامہ یا کمپنی کے لیے کسی جگہ کوئی اراضی درکار ہے یا درکار ہونے کا احتمال ہے تو ایک اشتہار اس مضمون کا سرکاری گزٹ میں چھاپ کر مشتہر کیا جائے گا۔ اور کلکٹر اس جگہ کے مقامات مناسب میں اشتہار مذکورہ کے مضمون کی اطلاع عام دے گا۔

2۔ بعد ازاں ہر ایسے عہدہ دار اور اس کے ملازم اور مزدور کو جو ضلع کلکٹر کی طرف سے خواہ عام یا خاص آرڈر سے با اختیار بنائے گئے ہوں، ۔۔

که ایسی جگہ کی کسی اراضی میں داخل ہو کر اس کی پیمایش اور نشیب و فراز دریافت کریں؛

زمین کو کھودیں یا نیچے کی زمین میں سوراخ کریں؛

ایسے اور کام بھی کریں جو واسطے دریافت کرنے اس امر کے کہ ایا اراضی مذکورہ مفید ہے یا نہیں ؛

اس اراضی کی حدود کو ناپے جس کے لینے کی تجویز ہوئی ہو، اور اگر اس اراضی پر کچھ تعمیر وغیرہ کرنا تجویز ہو تو طریقہ کار مقرر کریں۔

ان سب نشیب و فراز اور حدود اور خط کی نشان بندی نشانات نصب کر کے اور کھائیاں کھود کر قائم کر دیں۔

جہاں کہیں اور طرح پر پیمایش پوری اور نشیب و فراز دریافت اور سرحد اور خط کی نشان بندی نہ ہو سکے تو کسی جزو فصل استادہ یا باڑ یا جنگل کو کاٹ کر صاف کر دیں:

مگر شرط یہ ہے کہ جب تک کہ قابض کو کم سے کم سات روز پیشتر اطلاع تحریری اپنے داخل ہونے کے ارادہ کی نہ دی جائے کوئی شخص کسی عمارت یا کسی گھیرے ہوئے صحن یا باغ متعلق مکان مسکونہ کے اندر داخل نہیں ہو سکے گا (سوائے قابض کی مرضی سے)

3) ایسا با اختیار افسر اراضی میں داخل ہوتے وقت تمام معاوضہ نقصان ادا کرے گا، اور بصورت تنازعہ بابت مناسبت رقم، معاملے کو کلکٹر یا چیف ریونیو آفیسر کو بھجوائے گا، جس کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

<u>5۔ نوٹیفیکیشن کہ کسی سرکاری غرض یا کمپنی کے لیے خاص اراضی درکار ہے:</u>

جب کسی مفاد عامہ کے لیے اراضی حصول کی جانی ہو، تو کمشنر، اور جب کسی کمپنی کے لیے اراضی حصول کی جانی ہو، تو صوبائی حکومت، سروے زیر دفعہ 4 ذیلی دفعہ (2) اگر کوئی ہو، یا سروے ضروری نا ہو، کے نتیجہ کے بعد مطمئن ہو، کہ زیر دفعہ 4 ذیلی دفعہ (1) کے تحت مشتہر شدہ اراضی کسی مفاد عامہ یا کمپنی کے لیے درکار ہے، تو اس بابت سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن چھاپے گا، جس میں

ضلع یا دیگر علاقائی تقسیم جہاں اراضی واقع ہے، جس مقصد کے لیے درکار ہے، اندازرقبہ و محل وقوع، جہاں زمین کا پلان بنا ہو، وہ جگہ جہاں پلان ملاحظہ کیا جا سکتا ہے، مشتہر کرے گی، اور کلکٹر اس جگہ جو کہ حصول کی جا رہی ہو، کے نزدیک مناسب مقامات میں اشتہار مذکورہ کے مضمون کی اطلاع عام دے گا۔

اعتراضات

<u>5-اے۔ سماعت اعتراضات:</u>

(1) ہر شخص جسے اس زمین سے واسطہ ہو جس کی بابت زیر دفعہ 5 اشتہار جاری کیا گیا ہو کہ وہ مفاد عامہ یا کسی کمپنی کے لیے درکار ہے۔ یا اس کے درکار ہونے کا گمان ہے، اشتہار کے اجراء سے تیس دن کے اندر اندر اس زمین یا اس علاقہ میں کسی زمین، جیسی کہ صورت ہو، کے حصول کے خلاف اعتراضات پیش کر سکتا ہے۔

(2) تحتی دفعہ ا کے تحت ہر عذر بخدمت کلکٹر بذریعہ تحریر کیا جاے گا اور کلکٹر معترض کو اصالتاً یا وکالتاً سماعت کا موقع دیں گے۔ اور تمام اعتراضات سماعت کرنے اور ایسی دیگر تحقیقات کے بعد اگر کوئی ہو، جو وہ ضروری خیال کریں، کلکٹر مثل کو بمعہ رویداد کاروائی اور اپنی رپورٹ کے جس میں اعتراضات کے بارے میں سفارشات ہوں گی، بخدمت کمشنر برائے فیصلہ ارسال کر دیں گے۔ کمشنر کا فیصلہ ان اعتراضات کے متعلق حتمی ہو گا۔

(3) جب کوئی زمین کسی کمپنی کے لیے ضرورت ہو، تو کلکٹر، ایسی تمام معلومات اکٹھی کرنے کے بعد جو وہ ضروری سمجھے، اپنی سفارشات کمشنر کو ارسال کرے گا، کہ وہ اراضی اس مقصد کے لیے موزوں ہے۔

(4) اس دفعہ کی اغراض کے لیے ہر وہ شخص اس زمین میں غرض مند تصور ہو گا جو زر معاوضہ میں حق کا دعویدار ہوتا، اگر زمین زیر ایکٹ حاصل کی جاتی۔

حصول اراضی کے مطلوب ہونے کا اشتہار

<u>6۔ یہ اشتہار کہ فلاں اراضی مفاد عامہ کے لیے مطلوب ہے:</u>

زیر تبعیت احکام مندرجہ حصہ، ایکٹ ہذا جب کمشنر کو بعد غور کرنے اس رپورٹ پر (اگر کوئی ہو) جو 5-اے کی دفعہ (2) کے مطابق کی جائے یہ اطمینان ہو جائے کہ فلاں فلاں اراضی کسی مفاد عامہ یا کمپنی کے لیے درکار ہے تو ایک اشتہار اس مضمون کا بہ ثبت دستخط کمشنر موصوف یا کسی ایسے عہدہ دار کے جو حکومت موصوف کے احکام کی تصدیق کرنے کا حسب ضابطہ مقتدر ہو، مشتہر کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا اشتہار نہ دیا جائے گا، جبتک کہ وہ زر معاوضہ جو بابت اس جائیداد کے دلائے جانے کو ہو، کمپنی کی طرف ہ یا کلاً یا جزواً سرکاری خزانہ سے یا کسی تحویل سے جو کسی حاکم مقامی کے زیر ضبط و نگرانی زیر اہتمام ہو، ادا کی جانی ہو۔

2) اشتہار مزکور سرکاری گزٹ میں چھپ کر مشتہر ہو گا، جس میں ضلع یا دیگر علاقائی تقسیم جہاں اراضی واقع ہے، جس مقصد کے لیے درکار ہے، انداز رقبہ و محل وقوع، جہاں زمین کا پلان بنا ہو، وہ جگہ جہاں پلان ملاحظہ کیا جا سکتا ہے، مشتہر کرے گی ۔

3) اشتہار مزکور قطعی ثبوت اس امر کا ہو گا، اراضی مزکور مفاد عامہ یا کسی کمپنی کے لیے ،یعنی جیسی ضرورت ہو، درکار ہے ۔ اور ایسے اشتہار کے چھاپنے کرنے کے بعد کمشنر اراضی مذکور کے نیچے دیے ہوئے طریقہ پر حاصل کر سکتے ہیں ۔

4) جب رقبہ جو کہ حاصل کیا جا رہا ہو، اس رقبے سے کم ہو جو کہ زیر دفعہ 4 ذیلی دفعہ 1 میں مشتہر ہو، تو فالتو رقبہ کی حدتک نیا اشتہار کارگر تصور ہو گا۔

<u>7- بعد اشتہار کلکٹر حصول اراضی کی کاروائی شروع کرے گا:</u>

جب کسی اراضی کے متعلق یہ اعلان ہو جائے کہ وہ کسی مفاد عامہ یا کمپنی کے لیے درکار ہے تو کمشنر یا کمشنر کی طرف سے کوئی با اختیار آفیسر، کلکٹر کو یہ ہدایات جاری کرے گا کہ وہ اس اراضی کا قبضہ حاصل کرنے کے لیے حکم نامہ حاصل کرے۔

<u>8- اراضی کی نشان بندی اور پیمائش ہوگی اور نقشہ بنے گا:</u>

بنیاد ہدایت مذکور کے کلکٹر کو لازم ہو گا اراضی مذکور کی (اگر اس نشان بندی تحت دفعہ 4 نہ ہو چکی ہو) نشان بندی اور نیز اس کی پیمائش کرائیں اور اگر کوئی نقشہ بنایا نہ گیا ہو تو اس کا نقشہ بنوالیں ۔

<u>9- اشخاص غرض مند کو اطلاع:</u>

1) بعد ازاں کلکٹر ایک اطلاع عام ایسے مقامات مناسب میں جو حاصل کی جانے والی اراضی پر یا اس کے متصل ہوں بہ تصریح اسبات کے دلوائے گا کہ حکومت کو اراضی مذکور کا قبضہ لینا منظور ہے اور یہ کہ اس اراضی میں جتنے حقوق ہوں ۔ ان کی بابت دعویٰ معاوضہ موصوف کے آگے پیش کیے جاسکتے ہیں ۔

2) اطلاع نامہ مذکور میں اراضی کے حالات کی تصریح ہوگی جس کی حسب مذکور بالا ضرورت ہو اور اس میں جملہ ان اشخاص پر جو اراضی مذکور میں حقیقت رکھتے ہوں۔ حکم اس امر کا ہوگا کہ وہ اصالتاً یا بذریعہ مختار اس وقت اور اس مقام پر جو اطلاع نامہ مذکور میں مندرج ہوں گے مگر ہو وقت اطلاع نامہ مذکور کے مشتہر ہونے کی تاریخ سے پندرہ روز سے پیشتر نہ ہو بحضور کلکٹر حاضر ہوں اور اپنی اپنی حقیقت کی نوعیت کو جو اراضی مذکور میں ہو اور ان کی حقیقتوں کی بابت اپنے دعویٰ معاوضہ کی تعداد اور کیفیتوں کو اور پیمائش کو حسب دفعہ 8 ہو، ان کی نسبت اپنے اپنے اعتراضات (اگر کچھ ہوں) بیان کریں اور کلکٹر ہر صورت میں یہ حکم کر سکتے ہیں کہ وہ بیان بذریعہ تحریر کے ہو اور اس پر فریق یا اس کے مختار کے دستخط ثبت ہوں۔

3) نیز کلکٹر اسی مضمون کی ایک اطلاع ایسی اراضی کے قابض پر (اگر کوئی ہو) اور جملہ ایسے اشخاص پر جو اراضی مذکور میں غرض مند معلوم ہوں یا باور کیے گیے یا جو اشخاص حقدار حسب مذکور بالا کی طرف سے کارگزار ہونے کے مستحق ہو اور اس مالی ضلع میں جہاں اراضی واقع ہے رہتے ہو یا اس کے کارندے رہتے ہوں جو انکی طرف سے ضلع مذکور میں کاغذات تعمیل شدنی کے لیے اختیار یافتہ ہوں، کو جاری کریں۔

(4) جس صورت میں کوئی شخص غرض مند حسب مذکور بالا کہیں اور رہتا ہو اور اسکا کوا یسا کارندہ نہ ہو تو اطلاع مذکور ایک خط کے اندر، جو اسکی سب سے پچھلی معلوم جائے سکونت یا پتہ یا مقام کاروبار کے نشان پر ہو اور ڈاکخانہ کے ایکٹ 1866 کے حصہ III کی رو سے رجسٹری کیا ہو، ڈاک پر بھیج دی جائے گی۔

(5) کلکٹر انکوائری جو کہ زیر دفعہ 11 (وہ نوٹس پندرہ دن سے کم نہ ہو گا اس تاریخ سے جو کہ ذیلی دفعہ 2 کے تحت دعووں اور اعتراضات کے لیے دی گئی ہو) کا ایک نوٹس (وفاقی و صوبائی حکومت)، مقامی حکومت یا کمپنی، جیسا بھی معاملہ ہو، جس کے لیے اراضی حاصل کی جا رہی ہو، تعمیل کرائے گا، کہ وہ کوئی مجاز نمائندہ تعینات کریں اور انکوائری میں ان کی طرف سے حصہ لیں، اور ان پیمائش، دعووں اور زر معاوضہ پر اگر کوئی اعتراضات ہوں، تو دیں۔ مذکورہ نمائندہ کاروائی میں فریق تصور ہو گا۔

<u>10۔ اختیار دوبارہ طلب کرنے اور جبراً تیار کرانے بیانات متعلق ناموں اور غرضوں کے:</u>

(1) نیز کلکٹر ہر ایسے شخص سے طلب کر سکتے ہے کہ وہ ایک بیان جسمیں حتی الامکان نام ہر ایک شخص دیگر کا مندرج ہو، جو اراضی مذکور میں یا کسی جزو میں اسکے بحیثیت مالک شریک یا مالک شکمی یا مرتہن یا کرایہ دار کے یا کسی اور حیثیت سے حقدار ہو اور حقیقت

مذکور کی نوعیت کا کرایہ اور منافع کا ایک بیان بشرطیکہ کچھ اس وجہ سے بابت تین سال ماقبل تاریخ بیان مذکور کے وصول ہوا ہو یا قابل الوصول ہو اس وقت اور اس مقام سے حاصل ہو، تیار کرے یا موصوف کے حوالہ کرے۔ (مگر وہ وقت مطالبہ (مانگ) مذکور کی تاریخ سے پندرہ روز سے پیشتر نہ ہوگا)

(2) ہر اسے شخص کی نسبت جس پر تحت دفعہ ہذا یا دفعہ 9 کوئی بیان تیار یا حوالہ کرنے کا حکم ہو یہ تصور ہوگا کہ وہ حسب منشائے دفعات 175 اور 176 مجموعہ تعزیرات پاکستان کے ایسا کرنے کا قانوناً پابند ہے۔

11۔ تحقیقات اور حکم کلکٹر کی طرف سے:

اس روز جو حسب بیان مذکورہ بالا مقرر ہوا یا کوئی اور روز کہ جس روز پر تحقیقات ملتوی کی جائے کلکٹر پر لازم ہوگا کہ ان اعتراضات کی (اگر کچھ ہوں) جو کسی شخص حقدار نوٹس (اور وفاقی وصوبائی حکومت، مقامی حکومت یا کمپنی، جیسا بھی معاملہ ہو) جب اس اطلاع نامہ کے جو تحت دفعہ 9 جاری کیا گیا ہو۔ ان پیمائش کی نسبت بیان کیے ہوں جو حسب دفعہ 8 عمل میں آئی ہوں۔ اور نیز مالیت اراضی (اس تاریخ کو جب وہ دفعہ 4 ذیلی دفعہ 1 کے تحت مشتہر ہوں) کی ان اشخاص کی حقیقتوں کی تحقیقات کریں جو زرمعاوضہ کے دعویدار ہوں۔

اور ایک حکم بدستخط اپنے امور ذیل کے صادر کریں:

1) اراضی کے صحیح رقبہ کی نسبت۔

2) اس زرمعاوضہ کی نسبت جو موصوف کی رائے میں اراضی کی بابت دلانا چاہیئے، اور

3) زرمعاوضہ مذکور کی تقسیم کی بابت ان تمام اشخاص کے درمیان جن کا اراضی میں حقدار ہونا معلوم ہو یا باور کیا جاتا ہو، یعنی جن کی نسبت یا جن کے دعاوی کی نسبت موصوف کو خبر ہوئی ہو۔ خواہ وہ لوگ علی الترتیب ان کے روبرو حاضر ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں۔

11-اے۔ پرائیوٹ بات چیت کے ذریعے حصول

(1) اس ایکٹ کے تحت حصول اراضی کے لیے کوئی پرائیوٹ بات چیت نہیں ہوگی، ماسوائے ذیلی دفعہ 2 کے۔

(2) متعلقہ محکمہ حکومت یا وفاقی منسٹری کا سربراہ، جیسا بھی معاملہ ہو، جب مناسب ہو، ضلع کلکٹر کو لکھ کر، پرائیوٹ بات چیت کے ذریعے حصول اراضی کی درخواست کرے گا، جو کہ حکومت کی طرف سے اس بابت وقتاً فوقتاً جاری کیے گئے احکامات اور ہدایات کے تابع ہوں گے۔

<u>11-بی حصول کا طریقہ کار</u>

حصول اراضی کی تمام کاروائی دفعہ 4 کے اشتہار کے بعد چھ مہینے کے اندر اندر مکمل ہوگی،اور اگر معینہ مدت کے اندر مکمل نہ ہوتو، تو کلکٹر ایوارڈ میں تاخیر کی وجہ بتائے گا،اور اگر وجہ تسلی بخش نہ ہوتو کلکٹر کو ذاتی طور پر اس تاخیر کا ذمہدار ٹھرایا جائے گا اور ایسی صورت میں اس کے خلاف تادیبی کاروائی بھی کی جا سکتی ہے ۔

<u>12۔ کلکٹر کا حکم کب حتمی ہوگا۔</u>

1) ایوارڈ مذکور کلکٹر کے دفتر میں داخل ہوگا اور ماسوائے اس کے کہ جو سطور مابعد میں دیا گیاہے، مابین کلکٹر اور اشخاص حقدار کے، خواہ ہو علی الترتیب کلکٹر کے روبرو حاضر ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں، اراضی کے صحیح رقبہ اور مالیت کی نسبت اور اشخاص حقداران کے درمیان تقسیم زرمعاوضہ کی نسبت حتمی اور قطعی ہوگا۔

2) کلکٹر پر لازم ہوگا کہ اپنے ایوارڈ کی اطلاع فوراً ان اشخاص حقدار کو دیں جو حکم مذکور صادر ہوتے وقت اصالتاً یا بذیعہ مختار حاضر نہ ہوئے ہوں۔

<u>12-اے- اصلاح غلطی:</u>

ایوارڈ میں کوئی اتفاقی یا سہواً یا حادثاتی طور پر نمودار ہونے والی کتاب یا حساب کی غلطی ہو تو وہ کسی وقت بھی کلکٹر از خود یا کسی فریق کے عرضی دینے پر صحیح کرسکتے ہیں۔

<u>13 تحقیقات کا ملتوی کرنا:</u>

کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ کسی وجہ سے جو وہ مناسب سمجھیں تحقیقات مذکور کو کسی روز پر،جو وہ مقرر کر دیں وقتاً فوقتاً ملتوی رکھیں۔

<u>14۔ طلب اور حاضر کرانے گواہوں کو اور پیش کرانے دستاویزات کے حکم کو نافذ کریں</u>

بغرض تحقیقات تحت ایکٹ ہذا کے کلکٹر کو اختیار ہو گا کہ اسی ذریعہ سے اور (جہاں تک ہو سکے) اسی طریقہ پر جو حسب مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908 کسی عدالت دیوانی کی صورت مقرر ہے۔ گواہوں کو بشمول فریقین حقدار کے یا ان میں سے کسی کے طلب کریں اور ان کو جبراً حاضر کرائیں اور دست کی پیشی کے لیے مجبور کریں۔

15۔ کن معاملات پر غور کرنا اور کن معاملات کی طرف التفات نہ کرنا چاہیئے۔

زرمعاوضہ کے تجویز کرتے وقت کلکٹر ان احکام کی پیروی کریں گے جو دفعات 23،24 میں مندرج ہیں۔

16۔ قبضہ کر لینے کی اختیار:

جب کلکٹر کوئی ایوارڈ تحت دفعہ 11 صادر کریں تو ان کو اختیار ہو گا کہ اراضی کا قبضہ لیں اور اراضی مذکور اسی وقت سے جملہ بار سے مبرا ہو کر حکومت کی ملکیت قطعی ہو جائے گی۔

17۔ اشد ضرورت کی صورتوں میں خاص اختیارات

1) ضرورت کی حالت میں اگر کمشنر ایسی ہدایت کرے تو کلکٹر کو گو کوئی ایسا ایوارڈ صادر نہ کیا گیا ہو اختیار ہو گا کہ اس اطلاع نامہ کے مشتہر ہونے کی تاریخ سے جو دفعہ 9 کی تحتی دفعہ 1 میں مذکور ہے۔ پندرہ روز گزرنے جانے پر کسی افتادہ یا قابل زراعت اراضی پر جو واسطے مفاد عامہ کے یا کسی کمپنی کے لیے درکار ہو، قبضہ کر لیں اور وہ اراضی اس وقت سے جملہ بار سے مبرا ہو کر سرکار کی ملکیت قطعی ہو جائے گی۔

شرط یہ ہے کہ کمشنر ایسی ہدایات تب تک جاری نہیں کرے گا، جب تک صوبائی یا وفاقی حکومت، مقامی حکومت، یا کمپنی، جیسا بھی معاملہ ہو، جس کے لیے زمین کا حصول کیا جا رہا ہو، پہلے سے عوضانہ بابت حصول اراضی، دفعہ 23 اور 24 کو مد نظر رکھتے ہوئے، ضلعی کلکٹر کے پاس جمع نا کرا دیں۔

2) جب کبھی کسی قابل جہاز رانی دریا کی نالی میں کسی تغیر اتفاقی کے وقوع میں آنے یا کسی اور واقعہ ناگہانی کے باعث کسی ریلوے کے منتظموں کو اپنے علاقہ کی آمدورفت کے برقرار رکھنے کے لیے یا دریا کے کنارے اسٹیشن یا ہالٹ اسٹیشن بنانے یا کسی ایسے اسٹیشن کے ساتھ سہولت کے لیے تعلق جاری کرنے یا ایسے اسٹیشن تک سہولت کے ساتھ پہنچنے کا بندوبست کرنے کی غرض سے اراضی پر قبضہ حاصل کرنے کی فوراً ضرورت ہو تو کلکٹر کو اختیار ہو گا کہ اطلاع نامہ متذکرہ تحتی دفعہ 1 کے مشتہر ہونے کے بعد ہی صوبائی حکومت

کی منظوری پیشتر حاصل کر کے اراضی مذکور پر داخل ہو کر قبضہ کر لیں ۔ اور وہ اراضی اس وقت سے جملہ بار سے مبرا ہو کر سرکار کی ملکیت قطعی ہو جائے گی ۔

مگر شرط یہ ہے کہ کلکٹر کسی عمارت یا جزو عمارت کے قابض کو کم سے کم اڑتالیس گھنٹے پیشتر اپنے اس ارادے کی اطلاع یا اس قدر معقول وقت دے گا جو اس امر کے لیے بطور معقول کافی ہو کہ قابض مذکور اپنے مال منقولہ کو اس عمارت سے بغیر تکلیف غیر ضروری کے اٹھالے جا سکے ۔

3) اوپر کی دو دفعات ضمنی میں سے کسی ایک دفعہ کے متعلق ہر ایک صورت میں کلکٹر کو لازم ہو گا کہ قبضہ کرتے وقت اشخاص حقدار ان کو اراضی پر کی فصل ایستادہ اور درختوں کی بابت (اگر کچھ ہو) اور کسی اور نقصان کی بابت جو ان اشخاص کا بوجہ ایسی یکایک بیدخلی کے ہوا ہو۔ اور دفعہ 24 میں مستثنیٰ نہ ہو گا، زر معاوضہ دینے کے لیے پیش کریں اور اگر زر معاوضہ مذکور قبول نہ کیا جائے تو ایسی فصل اور درختوں کی قیمت اور دیگر ایسے نقصان کی رقم اراضی کے اس زر معاوضہ کے ایوارڈ صادر کرتے وقت دلایا جائے گا جو احکام مندرجہ ایکٹ ہذا کی رو سے دلایا جائے ۔

4) کسی زمین کی صورت میں جس پر کمشنر کے خیال میں تحتی دفعات 1 یا 2 کے احکام کا اطلاق ہوتا ہے کمشنر یہ ہدایت کرنے کی مجاز ہے کہ دفعہ 5 اور 5 ۔ اے کے احکام اطلاق پذیر نہ ہوں گے اور اگر ایسی ہدایت کر دے تو دفعہ ۴ کی تحت دفعہ ۱ کے ماتحت اشتہار جاری ہونے کے بعد کسی وقت اس زمین کے متعلق اشتہار زیر دفعہ ۶ جاری کیا جا سکتا ہے ۔

حصہ III

عدالت سے استصواب اور اس کی بابت ضابطہ

<u>18۔ عدالت سے استصواب:</u>

1) ہر شخص غرض مند جس نے ایوارڈ مذکور قبول نہ کیا ہو کلکٹر کے حضور میں درخواست تحریری گزار سکتے ہیں کہ موصوف اس معاملہ کو برائے تجویز عدالت کے سپرد کر دیں ، خواہ اس کی عذرداری پیمائش اراضی کی نسبت ہو یا تعداد زر معاوضہ کی نسبت یا ان اشخاص کی نسبت جن کو واجب الادا ہے ہو یا اشخاص حقدار کے درمیان تقسیم معاوضہ کی نسبت ہو۔

2) درخواست میں ان وجوہات کا بیان ہو گا جن کی بناء پر حکم مذکور کی نسبت عذرداری کی جائے ۔

مگر شرط یہ ہے کہ ہر ایسی درخواست گزاری جائے،

اے) اگر درخواست کرنے والا اس وقت جب کہ کلکٹر نے اپنا حکم صادر کیا تھا موصوف کے روبرو اصالتاً یا بذریعہ مختار کے حاضر تھا تو کلکٹر کے حکم کی، تاریخ سے چھ ہفتے کے اندر۔

بی) دیگر صورتوں میں دفعہ 12 کی تحتی دفعہ 2 کی رو سے از طرف کلکٹر اطلاع نامہ پانے کی تاریخ سے چھ ہفتے کے اندر یا حکم کلکٹر کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر یعنی ان میں سے جو مدت پہلے ختم ہو جائے۔

3) ****حذف شد*******

4) باوجودیکہ کوئی شے دفعہ 21 کے متضاد نہ ہو، وفاقی یا صوبائی حکومت یا مقامی حکومت یا کمپنی، جیسا بھی معاملہ ہو، جس کے لیے اراضی کا حصول کیا جا رہا ہو، کو ایوارڈ منظور نہ ہو تو، وہ ایوارڈ کے اعلان کے چھ ماہ کے اندر اندر، عدالت کو معاملہ حوالہ کی درخواست کر سکتے ہیں۔

شرط یہ ہے کہ عدالت ایسے عذرداری کی سماعت نہیں کرے گی، جب تک اس کی رائے میں بادی النظر میں کیس مزید انکوائری اور اعتراضات کی صفائی کا ہے۔

<u>18-اے۔۔ *****حذف شد*****</u>

<u>18-بی- (1)</u> کوئی بھی شخص جو کہ کلکٹر کے زیر دفعہ 18-اے کے حکم سے مطمئن نہ ہو، چھ ہفتے کے اندر اندر کمشنر کو حکم کو ہٹانے کی درخواست کر سکتا ہے۔

<u>(2)</u> کمشنر کیس کا مکمل ریکارڈ منگوائے گا، اور اپیل کی سنوائی کے لیے تاریخ مقرر کرے گا، اور اپیلانٹ، دیگر افراد جن کو دفعہ 18-اے کے تحت جن کو نوٹس دیا جانا ضروری ہے، اور کلکٹر جس کا آرڈر ہے، کو نوٹس جاری کرے گا۔

<u>(3)</u> مقررہ تاریخ سنوائی کو فریقین بذریعہ خود یا وکیل حاضر ہونگے۔

<u>(4)</u> سنوائی کے بعد کمشنر حکم صادر کریں گے۔

(اے) اپیل کو منظور کرتے ہوئے کلکٹر کو ہدایت دیں گے، کہ وہ عذرداری کو زیر دفعہ 19 عدالت بھجوائیں، یا

(بی) تحریر شدہ وجوہات کی بنیاد پر خارج کر دیں گے۔

(5) اگر کمشنر کے فیصلے میں ان کو لگے کہ اپیل بے بنیاد اور تاخیری حربہ تھی، تو کمشنر ایسے اپیلانٹ کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ کلکٹر یا، دیگر افراد جن کو نوٹس دیا گیا ہے اور انہوں نے اپیل کی مخالفت کی ہے، کو خرچہ ادا کرے، جو کہ پانچ سو روپے تک ہو سکتا ہے، جس کی وصولی بطور بقایا جات مالیات زمین کی جائے گی۔

(6) کمشنر کا فیصلہ حتمی ہو گا، اور کوئی اور اپیل، نظر ثانی یا نگرانی اس حکم کے خلاف نہیں ہو سکے گی۔

<u>19۔ کلکٹر کا بیان بحضور عدالت:</u>

1) استصواب کرتے وقت کلکٹر کو لازم ہوگا کہ عدالت کی آگاہی کے لیے ایک بیان امور ذیل کا اپنے دستخط سے تحریر کریں:

اے) اراضی کا موقعہ اور وسعت معہ تفصیل درختوں یا عمارتوں یا ایستادہ فصلوں کے جو اس پر ہوں۔

ب) ان اشخاص کے نام جو وہ وجہ کے ساتھ سمجھے ہوں کہ اس اراضی میں غرض رکھتے ہیں، اور

سی) وہ رقم جو بوجہ نقصان مقرر کی جائے اور جو دفعات 5 اور 17 کے بموجب یا ان میں سے کسی کے بموجب ادا کی جائے یا پیش کی جائے۔ اور وہ رقم زر معاوضہ جس کے دیے جانے کا تحت دفعہ 11 حکم ہو۔ اور

ڈی) اگر رقم زر معاوضہ کی نسبت عذرداری ہو تو ان وجوہات کا جن کی بناء پر تعداد زر معاوضہ تجویز کی گئی تھی۔

2) بیان مذکور کے ساتھ ایک گوشوارہ شامل کیا جائے گا۔ جس میں تفصیل ان اطلاع نامہ جات کی جو اشخاص حقدار کو پہنچائے گئے تھے اور ان بیانات تحریری کی ہوگی جو اشخاص مذکور نے دیے یا حوالہ کیے تھے۔

<u>20۔ اجرائے اطلاع نامہ:</u>

بعد ازاں عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک اطلاع نامہ جس میں وہ دن لکھا ہوگا کہ جس روز عدالت عذرداری کی تجویز شروع کرے گی۔ اور جس میں یہ ہدایت ہوگی کہ اشخاص مرقوم الزیل اس روز عدالت میں حاضر آئیں۔ اشخاص مرقوم الزیل کے نام جاری کرائے، یعنی

اے) درخواست کنندہ

بی) ان جملہ اشخاص کے نام پر جو عذرداری سے غرض رکھتے ہوں ماسوائے ان اشخاص جو بلا عذر معاوضہ حکم شدہ کے لینے پر راضی ہوئے ہوں، اور

سی) اگر رقبہ اراضی یا تعداد زر معاوضہ کی نسبت عذرداری ہو تو کلکٹر، وفاقی یا صوبائی حکومت یا مقامی حکومت یا کمپنی، جیسا بھی معاملہ ہو، جس کے لیے اراضی کا حصول کیا جا رہا ہوے۔

21۔ مقدموں کی وسعت پر پابندی:

ہر ایک ایسے مقدمہ میں تحقیقات کی وسعت ان اشخاص کے اغراض کی تجویز تک محدود و مقصود ہوگی جن پر اس عذرداری کا اثر ہو۔

22۔ مقدمات کھلی عدالت میں ہوں گے:

ہر ایک ایسا مقدمہ کھلی عدالت میں ہوا کرے گا اور جملہ اشخاص جو اس صوبہ کی کسی عدالت دیوانی میں سوال و جواب کرنے کے مستحق ہیں وہ ایسے مقدمہ میں حاضر ہونے اور سوال و جواب اور کارگزار ہونے کے (یعنی جیسی کہ صورت ہو) مستحق ہوں گے۔

22۔ اے۔ جوابی اعتراضات:

صوبائی حکومت یا وفاقی حکومت یا مقامی حکومت یا کمپنی جس کے لیے زمین کا حصول درکار ہے کسی غرض مند شخص کے اعتراضات کے مقابل اپنے جوابی اعتراضات داخل کر سکتا ہے اور عدالت اگر مناسب اور بر مبنی انصاف سمجھے تو کلکٹر کی طرف سے دلائی جانے والی رقم کو کم کر سکتی ہے۔

23۔ وہ امور جن پر زرمعاوضہ تجویز کرتے وقت غور کیا جائے گا

1) زرمعاوضہ تجویز کرتے وقت جو اس ایکٹ کی رو سے حاصل کی ہوئی اراضی کے لیے دلایا جائے گا۔ عدالت مرقوم الذیل پر غور کرے گی۔

(پہلی) اراضی کی قیمت بازاری اس تاریخ پر کہ جس تاریخ پر قبضہ لیا گیا تھا۔

وضاحت: بازاری قیمت معلوم کرنے کے غرض کے لیے، عدالت ملتی جلتی استعمال اور موقع والی اراضی کے انتقال کو مد نظر رکھ سکتی ہے۔

حاصل کی جانے والی اراضی کی ممکنہ قیمت، اگر وہ اراضی کسی دوسرے مقصد کے لیے استعمال ہو، صرف اس صورت میں زیر تجویز لائی جائے گی، جب یہ ثابت ہو جائے کہ ملتی جلتی استعمال اور موقع والی اراضی کا انتقال اشتہار زیر دفعہ 4 ذیلی دفعہ 1 سے پہلے اس مقصد کے لیے ہوا تھا جس سے حاصل کی جانے والی اراضی کی ممکنہ قیمت میں فرق پڑا۔

مگر شرط یہ ہے کہ--------

(i) اگر اراضی کی قیمت اس کے اس استعمال کی وجہ سے زیادہ ہوئی ہو، جو کہ غیر قانونی اور عوام الناس کے مفاد کے خلاف ہے، تو اس کو نظر انداز کیا جائے گا، اور تب بازاری قیمت عام استعمال والی تصور ہوگی۔ اور

(ii) اگر عمارت کی قیمت، اس کے حد سے زیادہ استعمال کی وجہ سے وہاں ایسی بھیڑ بن جائے جس سے وہاں رہائش پذیر افراد کی صحت کو خطرہ ہو، زیادہ ہو جائے، تو اس کو نظر انداز کیا جائے گا، اور تب بازاری قیمت وہ تصور ہوگی جو کہ اس بلڈنگ کی اس کے عام استعداد کے استعمال جس سے وہاں رہائش پذیر افراد کی صحت کو خطرہ نہ ہو اور بھیڑ نہ بنے، ہوگی۔

(دوسری) نقصان جو شخص حقدار کو بوجہ لے لینے کسی ایسی ایستادہ فصلوں یا درختوں کے جو کلکٹر کے اراضی پر قبضہ کر لیتے وقت اس پر موجود تھے، برداشت کرنا پڑتا ہو۔

(تیسری) نقصان (اگر کوئی ہو) جو شخص حقدار کو اراضی مذکور پر کلکٹر کے قبضہ کر لیتے وقت بوجہ اس کی اراضی سے اس اراضی مذکور کے علیحدہ ہو جانے کے سہنا پڑا ہو،

(چوتھی) نقصان (اگر کوئی کچھ ہو) جو شخص حقدار کو اراضی مذکور پر کلکٹر کے قبضہ کر لیتے وقت بوجہ اس کے حصول اراضی سے اس کی اور جائیداد منقولہ یا جو غیر منقولہ کو کسی اور طریق پر یا اس کی کمائی میں نقصان پہنچا ہو، سہنا پڑا ہو۔

پانچویں) اگر بوجہ حصول اراضی بذریعہ کلکٹر کے شخص حقدار کو مجبوراً اپنا مکان سکونت یا مقام کاروبار تبدیل کرنا پڑے تو اس تبدیلی کے متعلق معقول اخراجات پر (اگر کچھ ہوں)

(چھٹی) وہ نقصان (اگر کوئی کچھ ہو) اس وقت سے کہ جب اشتہار حسب دفعہ 6 چھپ کر مشتہر ہوا تھا، اس وقت تک کے درمیان کہ جب کلکٹر نے اراضی پر قبضہ کر لیا تھا، اراضی مذکور میں منافع میں کمی ہو جانے کے باعث واقعی کچھ نقصان ہوا ہو۔

2) اراضی کی اس قیمت بازار کے علاوہ جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے عدالت کو لازم ہوگا کہ ہر ایک صورت میں حصول اراضی کی جبری نوعیت کے بدلے، اگر حصول مفاد عامہ کے لیے ہو، بازاری قیمت پر پندرہ روپے فیصد کے حساب سے زائد رقم دلائے، اور کمپنی کے لیے حصول کی صورت میں بازاری قیمت پر پچیس روپے فیصد کے حساب سے زائد رقم دلائے۔

<u>دفعہ 24۔ وہ امور جو زر معاوضہ کے متعین کرتے وقت نظر انداز کیے جائیں گے:</u>

لیکن عدالت امور مرقوم الذیل زیر غور نہیں لائے گی۔

(پہلی) ضرورت کے اس درجہ پر جس کی وجہ سے اراضی حاصل کرنی پڑی،

(دوسری) شخص غرض مند کی اراضی کے جدا ہونے پر کسی نارضامندی کو۔

(تیسری) اس کے کسی ایسے نقصان کو، جو کسی پرائیوٹ شخص کی طرف سے شخص مذکور کو واقع ہونے کی صورت میں نالش نہ گرداننا۔

(چوتھی) کسی ایسے نقصان کو جس کا اراضی حاصل کردہ کو اشتہار تحت دفعہ 6 کے چھپ کر مشتہر ہونے کی تاریخ کے بعد بذریعہ یا بوجہ اس استعمال کے کہ جس استعمال میں اراضی مذکور لائی جائے گی پہنچنے کا احتمال ہو۔

(پانچویں) حاصل کی ہونے والی اراضی کی مالیت کے کسی ایسے اضافہ کو جس کا اس استعمال سے حاصل ہونے کا احتمال کی وجہ سے ہو۔

(چھٹی) شخص غرض مند کی اور اراضی کی مالیت کے کسی ایسے اضافہ کو جس کا اس استعمال سے حاصل ہونے کا احتمال کی وجہ سے ہو، یا

(ساتویں) حاصل کی جانے اراضی میں کسی ایسے صرف یا ترقیات یا اراضی مذکورہ کے کسی ایسے انتظام جو بغیر منظور کلکٹر اشتہار تحت دفعہ ۴ تحتی دفعہ (۱) کے مشتہر ہونے کی تاریخ کے بعد شروع ہوا ہو یا ہوئے ہوں یا کیا گیا ہو یا کی گی۔

<u>25۔ تعداد زرمعاوضہ کی بابت قواعد:</u>

1) جب کہ درخواست کنندہ نے بموجب کسی اطلاع کے جو حسب دفعہ 9 دی جائے، معاوضہ کا دعوی کیا ہو تو وہ مبلغ زر جو عدالت اسے دلائے گی، اس مبلغ زر سے زیادہ نہ ہوگا جس کا مذکورہ بالا دعوی میں استدعا کی گئی ہو۔

2) جب درخواست کنندہ نے دعوی مذکور کے پیش کرنے سے انکار کیا ہو یا بدیں کافی وجہ کے (جو جج منظور کریں) دعوی مذکور کے پیش کرنے سے وہ قاصر رہا تو وہ مبلغ زر جو عدالت دلائے اس مبلغ زر سے کسی حالت میں زیادہ نہ ہوگا جو کلکٹر نے دلایا ہو۔

3) جب درخواست میں معقول وجہ کافی کی بناء پر (جس کی جج اجازت دیں) دعوی مذکور کے پیش کرنے سے قاصر رہا، رہ گئی ہو، تو مبلغ زر جو عدالت اسے دلائے، اس مبلغ زر سے زیادہ ہوسکتا ہے جو کلکٹر نے دلایا ہو۔

26۔ ایوارڈ کا نمونہ:

1) ہر ایک ایوارڈ جو اس حصہ کے تحت میں صادر ہو تحریری ہوگا اور اس پر جج کے دستخط ثبت ہوں گے۔ اور اس میں اس مبلغ زر کی تصریح ہوگی جو دفعہ 23 کی تحتی دفعہ 1 کی پہلی ضمن کی رو سے دلایا گیا ہو، اور اس مبلغ زر کا بھی (اگر کچھ ہوں) تصریح ہوگی جو اس تحتی دفعہ کی ہر دیگر ضمن کی رو سے علی الترتیب دلائے گئے ہوں۔ اور ہر مبلغ زر مذکور کے دلائے جانے کی وجوہات بھی مندرج ہوں گی۔

2) مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعہ 2 ضمن 2 اور ضمن 9 کے منشاء کے مطابق ہر ایسا ایوارڈ اور ہر ایسے ایوارڈ کی وجوہات علی الترتیب بمنزلہ ڈگری و فیصلہ تصور ہوں گے۔

27۔ خرچہ:

1) ہر ایک ایسے ایوارڈ میں اس خرچہ کی رقم جو مقدمات تحت حصہ ہذا میں ہوا ہو، ذکر کیا جائے گا اور یہ امر لکھا جائے گا کہ وہ خرچہ کن کن اشخاص کو اور کس کس حصہ رسدی کے مطابق ادا کرنا پڑے گا۔

2) جب حکم مصدرہ کلکٹر بحال نہ رہے تو خرچہ معمولاً کلکٹر کو ادا کرنا پڑے گا۔ اور اگر کہ عدالت کی یہ رائے ہو کہ درخواست کنندہ کا دعویٰ اس قدر حد سے زیادہ تھا یا یہ کہ اس نے بحضور کلکٹر اپنے مقدمہ کے پیش کرتے وقت اس قدر بے احتیاطی کی تھی کہ اس کے خرچہ سے کچھ وضع کرنا یا یہ کہ اس کو کلکٹر کے خرچہ کا ایک جزو ادا کرنا چاہیے، تو تب خرچہ واجب الادا نہ ہوگا۔

28۔ کلکٹر کو حکم ہو سکتا ہے کہ وہ زر معاوضہ زائد پر سود دیں۔

اگر وہ مبلغ زر جو عدالت کی رائے میں کلکٹر کو بطور زر معاوضہ دلانا چاہیے تھا اس مبلغ زر سے زیادہ ہو جو کلکٹر نے بطور معاوضہ دلایا ہے تو فیصلہ عدالت میں یہ ہدایت ہو سکتی ہے کہ کلکٹر عدالت میں ایسی متعین شدہ رقم عدالت میں جمع کرائیں۔

حصہ IV

تقسیم زر معاوضہ

29۔ تقسیم کی تفصیل کا تذکرہ کا جائے گی۔

جب متعدد اشخاص حقدار ہوں، اور ایسے اشخاص تقسیم معاوضہ پر متفق ہوں تو اس تقسیم کی تفصیل ایوارڈ مذکور میں تذکرہ کیا جائے گا اور مابین ایسے اشخاص کے حکم مذکور اس تقسیم کے صحیح ہونے کا قطعی ثبوت ہو گا۔

30۔ تقسیم کے بارمیں نزاع:

جب تعداد زر معاوضہ کا حسب دفعہ 11 تصفیہ ہوگیا ہو اور اس کی یا اس کے کسی جزو کی نسبت یا اس امر کی نسبت کہ کن اشخاص کو وہ معاوضہ یا اس کا کوئی جزو دیا جائے، کوئی نزاع پیدا ہو، تو کلکٹر ایسی نزاع کو واسطے فیصلہ کے عدالت کے سپرد کر سکتے ہیں۔

31-زر معاوضہ کی ادائگی یا اس کا عدالت میں جمع کر دیا جانا:

1) جب تحت دفعہ 11 کلکٹر نے ایوارڈ بنا لیا----۔

(اے) اگر غرض مند افراد جو کہ زر معاوضہ وصول کرنے کے حقدار ہیں یا صوبائی حکومت (یا وفاقی حکومت، جب اراضی وفاقی حکومت کے لیے حاصل کی گئی ہو) ایوارڈ کو تسلیم کر لے اور اس بابت تحریری طور پر، معینہ مدت زیر دفعہ 18 ذیلی دفعہ 2 بابت درخواست گزارنے برائے سپردگی ایوارڈ عدالت، یا اسی دفعہ کی ذیلی دفعہ 4 کے تحت صوبائی حکومت (یا وفاقی حکومت، جب اراضی وفاقی حکومت کے لیے حاصل کی گئی ہو) جیسا بھی معاملہ ہو،جو بھی بعد میں ہو، اور اگر معینہ مدت زیر دفعہ 18 ذیلی دفعہ 2 اور 4 گزرنے پر اگر کوئی درخواستیں نہیں آئی تو آگاہ کر دے، تو کلکٹر پر لازم ہو گا کہ ان اشخاص متعلقہ کو قبضہ لینے سے پہلے ایوارڈ مذکور کے مطابق زر معاوضہ پانے کے مستحق ہوں زر معاوضہ مذکور کا جس کا مذکور نے حکم صادر کیا ہو، ادائیگی کریں الاجبکہ ان اتفاقات میں سے جو اس کے بعد ہی کی تحتی دفعہ 2 میں مصرح ہیں کسی ایک یا زیادہ اتفاق کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکیں۔

(بی) اگر غرض مند افراد جو کہ زر معاوضہ وصول کرنے کے حقدار ہیں یا صوبائی یا وفاقی حکومت، جیسا بھی معاملہ ہو، ایوارڈ پر اعتراض کریں اور زیر دفعہ 18 ذیلی دفعہ 2 اس بابت درخواست گزارنے برائے سپردگی ایوارڈ عدالت یا ایوارڈ سپرد کر دیا گیا ہو برائے فیصلہ عدالت منجانب وفاقی یا صوبائی حکومت، جیسا بھی معاملہ ہو، تو کلکٹر پر لازم ہو گا کہ ان اشخاص متعلقہ کو قبضہ لینے سے پہلے ایوارڈ مذکور کے مطابق زر معاوضہ پانے کے مستحق ہوں زر معاوضہ مذکور کا جس کا مذکور نے حکم صادر کیا ہو یا تخمینہ لاگت حصول اراضی جو کہ زیر دفعہ 17

ذیلی دفعہ 1 متعین کی گئی ہو، جو بھی کم ہو، ادائیگی کریں الا جبکہ ان اتفاقات میں سے جو اس کے بعد ہی کی تحتی دفعہ 2 میں مصرح ہیں کسی ایک یا زیادہ اتفاق کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکیں۔

2) اگر وہ اشخاص اس کے لینے کو اراضی نہ ہوں یا اگر کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اراضی کے منتقل کرنے کے قابل ہو۔ یا اگر اس معاوضہ کے حق حصول کے بارے میں یا اس کی تقسیم کے بارے میں کوئی نزاع ہو تو کلکٹر اس مبلغ زرمعاوضہ کو اس عدالت میں جمع کردیں گے جس سے حسب دفعہ 18 استصواب کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ کوہر شخص جس کا حق دار ہونا تسلیم کیا جائے زرمذکورہ کو اس عذر کے ساتھ کہ مبلغ زرمذکور کے کافی ہونے کی نسبت اسے کوئی اعتراض نہیں ہے، لے سکتا ہے۔

اور یہ بھی شرط ہے کہ کوئی ایسا شخص جس نے مبلغ زرمذکور اور طرح پر بغیر عذر کے لے لیا ہو کسی درخواست تحت دفعہ 18 کے گزارنے کا مستحق نہیں ہوگا:

اور یہ بھی شرط ہے کہ کوئی مضمون اس ایکٹ کا، کسی ایسے شخص کی ذمہ داری کی نسبت جو کسی زرمعاوضہ محکومہ تحت ایکٹ ہذا کو کلاً یا جزواً حاصل کیا ہے دوبارہ ادا کردینے زرمذکور کو اس شخص کو جو قانوناً اس کا مستحق ہو، پر موثر نہیں ہوگا۔

3) بلالحاظ کسی مضمون کے جو اس دفعہ میں مندرج ہے کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ کمشنر (اور جہاں اراضی وفاقی حکومت نے مفاد عامہ کے لیے حاصل کی ہو، تو وفاقی حکومت) کی منظوری سے کسی اراضی کی بابت نقدی معاوضہ نہ دلاکر کسی ایسے شخص کو جو ایسی اراضی میں ایک محدود حقیت رکھتا ہو، کوئی بندوبست اس طرح پر کریں کہ مبادلہ میں اور اراضی عطا کی جائے یا ایسی اور اراضی کا مالیہ معاف کردیں جو اسی حق کی رو سے دخل میں ہو یا ایسے دیگر طریق پر غور کریں جو غرض رکھنے والے اشخاص کے حقوق پر لحاظ کر کے قرین انصاف ہو۔

4) اوپر کی آخیر تحتی دفعہ کے کسی مضمون سے یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ کلکٹر کے اس اختیار میں، کہ کسی ایسے شخص کے ساتھ بندوبست کریں جو اراضی میں حقدار ہو یا اراضی کی نسبت معاہدہ کرنے کا مجاز ہو، دست اندازی ہوگی یا وہ محدود کردیا جائے گا۔

32۔ <u>نفع کے لیے اس روپیہ کا لگانا جو ان اشخاص کی اراضی کی بابت جمع کردیا جائے جو منتقل کرنے کے مجاز نہ ہوں۔</u>

1) اوپر کی دفعہ کی تحتی دفعہ 2 کی روسے اگر کوئی روپیہ عدالت میں جمع کر دیا جائے اور یہ معلوم ہو کہ وہ اراضی جس کی بابت وہ روپیہ دلا گیا تھا کسی ایسے شخص کی املاک تھی جو اسے منتقل کرنے کا اختیار نہیں رکھتا تھا تو عدالت :

اے) یہ حکم دے گی کہ اس روپیہ سے دیگر اراضی خرید کی جائے اور یہ اراضی ایسی ہی حقیقت اور شرائط کے بموجب وہ اراضی دخل میں تھی جس کی بابت ایسا روپیہ جمع کر دیا گیا تھا یا

بی) اگر ایسا خرید کرنا فوراً ممکن نہ ہو تو ایسے سرکاری یا اور پسندیدہ کاغذات زرکفالت خریدنے میں لگایا جائے جو عدالت کی دانست میں مناسب ہو۔

اور یہ ہدایت کرے گی کہ ایسے نفع پر لگائے ہوئے روپیہ جو سود اور محاصل حاصل ہو وہ اس شخص یا ان اشخاص کو دیئے جائیں جو اس وقت اراضی مذکور پر دخل پانے کے مستحق ہوتے اور ایسے روپے حسب مذکور بالا جمع رہیں گے اور لگے رہیں گے الاجبکہ وہ

i) ایسی دیگر اراضی کے خریدنے لگائے جائیں، جو اوپر مذکور ہوئی ہے یا

ii) ایسے شخص یا اشخاص کو ادا کرنے ہوں، جو زر مذکور کے پورے مستحق ہو جائیں۔

2) جمع کیے ہوئے روپے کی جملہ صورتوں میں جن سے یہ دفعہ متعلق ہے عدالت یہ حکم کرے گی کہ امور مرقوم الذیل کا خرچہ جس میں ان کے متعلق جملہ مطالبات اور اخراجات مناسب داخل ہیں، کلکٹر ادا کریں یعنی۔

اے) نفع پر لگائے ہوئے ایسے روپے کا خرچہ جن کا ذکر اوپر کیا گیا۔

بی) ان احکام کا خرچہ جو ان حکم برائے زرکفالت کے سود یا اور محاصل کے ادا کرنے کے لیے جن کے اعتبار پر ایسے روپے اس وقت نفع پر لگائے گئے ہوں۔ اور ان احکام کا خرچہ جو عدالت سے ایسے روپے کے داخل کے دیے جانے کے لیے صادر کیے جائیں، اور ان کے متعلق جملہ کاروائیوں کے ماسوائے وہ اخراجات جو مخالف دعویداروں کے درمیان بوجہ نذاع عدالت کے وقوع میں آئیں۔

<u>دفعہ 33۔ نفع کے لیے اس روپیہ کا لگانا جو اور صورتوں میں جمع کر دیا جائے۔</u>

جب کوئی رقم اس ایکٹ کی روسے کسی اور سبب سے غیر اس کے کہ جو اوپر کی آخری دفعہ میں مذکور ہے عدالت میں جمع کر دیا گیا ہو تو عدالت کسی ایسے فریق کی درخواست گزارنے پر جو ایسی رقم میں حق رکھتا ہو یا اس پر حقیقت کا دعوی کرتا ہو یہ حکم دے سکتی ہے کہ وہ رقم ایسے سرکاری اور پسندیدہ کاغذات زرکفالت کے خریدنے میں لگائی جائے جو اس کے نزدیک مناسب ہو اور یہ ہدایت کر سکتی

ہے کہ ایسے لگائے ہوئے روپیہ کا سود یا اور محاصل اس طرح پر جمع ہو کر، ادا کیے جائیں جس طرح پر عدالت موصوف کی دانست میں وہ سب فریق جو اس میں حقیقت رکھتے ہوں اس سے وہی نفع یا جہاں تک ہو سکے قریب قریب وہی نفع پائیں جو اس اراضی سے پاتے جن کی بابت وہ رقم جمع کر دی جاتی۔

<u>34۔ زر سود کی ادائیگی:</u>

جب ایسے معاوضہ کا روپیہ اراضی کا دخل لیتے وقت یا اس سے پیشتر نہ ادا کیا جائے یا نہ جمع کیا جائے تو کلکٹر کو لازم ہو گا کہ جو روپیہ دلایا جائے وہ مع اس کے سود کے بحساب چھ فیصد سالانہ کے حساب سے دخل مذکور کے حاصل کرنے کے وقت سے اس روپیہ کے حسب مذکور ادا یا جمع نہ کر دیئے جانے تک ادا کریں۔

<u>35۔ اراضی افتادہ یا لائق زراعت کا عارضی قبضہ، ضابطہ جبکہ اختلاف در معاوضہ موجود ہو۔</u>

1) اس ایکٹ کے حصہ VII کے احکام کو ملحوظ رکھ کر ہر گاہ کمشنر پر واضح ہو کہ کسی مفاد عامہ یا کسی کمپنی کے لیے کسی اراضی افتادہ یا لائق زراعت پر قبضہ و تصرف چند روزہ درکار ہے تو کمشنر کلکٹر کو یہ ہدایت کر سکتا ہے کہ موصوف اراضی مذکور پر قبضہ اور تصرف اس مدت کے لیے اور ایسی شرائط پر، جو موصوف مناسب سمجھے، مگر قبضہ مذکور تین سال سے زیادہ ہرگز نہ ہو، حاصل کریں۔

2) بعد اس کے کلکٹر کو لازم ہو گا کہ اس غرض کی جس کے لیے اراضی مذکور درکار ہے اشخاص غرض مند اراضی کو علاقے کی مناسب جگہوں پر اطلاع کا نوٹس آویزاں کرائیں جہاں وہ اراضی واقع ہے، اور اس بنیاد پر ان عہدا داران کا، جن کو حکم عام یا خاص چے کلکٹر نے اس بابت اختیار دیا ہو، کہ وہ اراضی میں ہمراہ نوکروں اور مزدوروں کے داخل ہوں، اور اراضی میں داخل ہو کر اس کی پیمایش اور نشیب و فراز دریافت کریں۔

3) حاصل کی جانے والی اراضی کا پلان موصول ہونے پر، کلکٹر کو لازم ہو گا کہ اس غرض کی جس کے لیے اراضی مذکور درکار ہے، کا اشخاص متعلقہ اراضی کو تحریری اطلاع دیں اور دوبارہ قبضہ و تصرف اراضی مذکور واسطے مدت کے اور اس سامان کے (اگر کچھ ہو) جو اس سے لے جائے گا، اشخاص مذکور کو اس قدر زر معاوضہ خواہ یکمشت یا بذیعہ ماہانہ دیگر بصورت اقساط کے ادا کریں جو درمیان ان کے اور اشخاص مذکور کے مابین از روئے تحریر کے طے پائے۔

4) جس صورت میں کلکٹر اور اشخاص غرض مند دربارہ کفالت یا عدم کفالت یا تقسیم زر معاوضہ کے اختلاف کریں تو کلکٹر ایسے اختلات کو واسطے فیصلہ کے عدالت کے تفویض کریں گے۔

36۔ داخل ہوکر قبضہ کر لینے کا اختیار اور واپس ہونے پر معاوضہ ۔

1) ایسے زرمعاوضہ کے ادا ہونے یا ایسے معاہدہ کے تحریر پانے پر یا تحت دفعہ 35 استصواب کیے جانے پر کلکٹر اراضی میں داخل ہو کر اس کا قبضہ لے سکتے ہیں ۔ اور بموجب شرائط اطلاع نامہ مذکور کے اس کو تصرف میں لائے جانے یا اس کی اجازت دے سکتے ہیں ۔

2) بعد ختم ہونے مدت مذکور کے کلکٹر زرمعاوضہ بابت اس نقصان کے (اگر کچھ ہو) جو اراضی مذکور میں وقوع میں آئے اور جس کی نسبت اقرارنامہ میں حکم نہ ہو اشخاص غرض مند کو دیں گے یا دینے کے لیے پیش کریں گے ، اور نیز اراضی مذکور ان کو واپس دیں گے ۔

مگر شرط یہ ہے ، اگر اراضی ہمیشہ کے لیے اس کام کے لائق نہ رہے جس کام میں وہ عین قبل شروع مدت مذکور کے استعمال ہوتی تھی ، تو اگر اشخاص غرض مند ایسا چاہیں تو صوبائی حکومت تحت ایکٹ ہذا حصول اراضی مذکور کے لیے اس طرح پر کاروائی شروع کرے گی کہ گویا وہ مفاد عامہ یا کسی کمپنی کے لیے درکار ہے ۔

دفعہ 37۔ حالت اراضی کی نسبت اختلاف ۔

جس صورت میں کلکٹر اور اشخاص غرض مند کے درمیان دربارہ حالت اراضی بعد النقضاء مدت مذکور کے یا دربارہ کسی امر غرض مند اقرارنامہ مذکور کے اختلاف ہو تو کلکٹر اختلاف مذکور کو واسطے فیصلے کے عدالت کے تفویض کریں گے ۔

38۔ کمپنی کو داخل ہوکر پیمائش کرنے کا اختیار۔

1) کمشنر کسی ایسی کمپنی کے کسی عہدہ دار کو، جو کمپنی کی غرضوں کے لیے اراضی حاصل کرنا چاہے، اختیارات فراہم کردہ دفعہ 4 کے عمل میں لانے کا مجاز کر سکتا ہے ۔

2) ہر ایک ایسی صورت میں دفعہ 4 کے معنی اس طرح پر سمجھے جائیں گے کہ گویا بجائے الفاظ "غرض مذکور" کے الفاظ "واسطے اغراض کمپنی" مندرج ہیں ۔ اور دفعہ 5 کے معنی اس طرح سمجھے جائیں گے کہ گویا بعد لفظ "عہدہ دار" کے لفظ "کمپنی" مندرج ہے ۔

38-اے۔ صنعتی ادارہ بعض مقاصد کے لیے کمپنی تصور کیا جائے گا۔

ایک صنعتی ادارے کو، جس میں کم اس کم ایک سو مزدور ملازم ہوں،،جوکہ انفرادی یا کہ اجتماعی افراد کی ملکیت ہو، مگر کمپنی نہ ہو، مزدوروں کی رہائش کے لیے گھر بنانے یا اس سے متعلق دیگر سہولیات فراہم کرنے کے لیے حصول اراضی کا ارادہ رکھتا ہو، جہاں تک حصول اراضی کا تعلق ہے، اس حصے کے مقصد کے تحت کمپنی تصور کیا جائے گا، اور اس نسبت دفعہ 5-اے، 6، 7، 17، اور 50 میں کمپنی کے حوالوں کی تشریح بھی اس حساب سے ہوگی۔

39۔ کمشنر کی پیشتر منظوری اور تحریر معاہدہ ضروری ہے۔

دفعہ 6 سے دفعہ 37 تک کے احکام (بشمول ان دونوں دفعات کے) بغرض حاصل کرنے اراضی واسطے کسی کمپنی کے موثر نہیں گردانے جائیں گے، جب تک کمشنر کی منظوری پیشتر حاصل کر کے اور الاجبکہ کمپنی معاہدہ تحریر نہ کردے۔

40۔ پیشتر تحقیقات :

1) ایسی منظوری نہیں دی جائے گی تاوقتیکہ کمشنر کو کلکٹر کی رپورٹ زیر دفعہ 5۔اے تحتی دفعہ 2 پر یا از روئے تحقیقات کے جو بموجب طریقہ مرقوم الذیل کے عمل میں آئے امور ذیل کی نسبت تسلی نہ ہو جائے،

اے) یہ کہ حصول اراضی کی غرض یہ ہے لہ کمپنی کے مزدوروں کے لیے رہائشی مکان تعمیر کیے جائیں یا اس سے غرض مند براہ راست آسائشیں مہیا کی جائیں ، یا

اے اے) یہ کہ متذکرہ اراضی کسی ایسی کمپنی ،،جوکہ مفاد عامہ میں کسی صنعت یا کام میں مصروف یا مصروف ہونے کے لیے اقدامات کر رہی ہے، کی کسی عمارت یا کام کے لیے ضرورت ہے، یا

بی) یہ کہ حصول اراضی واسطے تعمیر کسی عمارت کے ضروری ہے اور یہ کہ تعمیر مذکور غالباً مفاد عامہ میں ہوگی، یا

سی) یہ کہ زیر تجویز اراضی جس کا حصول کیا جا رہا ہو، اس مقصد کے لیے موزوں ہے۔

2) تحقیقات مذکور بذریعہ ایسے عہدہ دار کے جس کو اور اس وقت اور اس مقام میں جو کمشنر مقرر کرے عمل میں آئے گی ۔

3) عہدہ دار گواہوں کو طلب اور ان کو جبراً حاضر کرا سکتا ہے اور دستاویزات کی پیشی جبراً کرا سکتا ہے، اسی ذریعہ سے اور حتی الامکان اسی طریقہ کے جس کا مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے عدالت دیوانی 1908 میں دیوانی عدالت کی صورت میں حکم ہے۔

41۔ صوبائی حکومت کے ساتھ معاہدہ۔

دفعہ 5-اے کی تحتی دفعہ 2 کے ماتحت کلکٹر کی رپورٹ اگر کوئی ہو یا اس افسر کی رپورٹ پر جو زیر دفعہ 40 تحقیقات کرے غور کرنے کے بعد کمشنر کو اس بات کا اطمینان ہو جائے کہ حصول اراضی کی اغراض زیر کلاز (اے) یا (اے اے) یا (بی) دفعہ 40 کے ضروری ہے تو کمشنر کو لازم ہو گا کہ کمپنی سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ صوبائی حکومت کے ساتھ ایک معاہدہ کرے اور امور مرقوم الذیل کے بندوبست صوبائی حکومت کی تسلی کے لیے کرے۔ یعنی:

1) کمشنر کو حصول اراضی کے خرچہ کا ادا کرنا۔

2) بعد ادائے زر مذکورہ کے اراضی کا انتقال کمپنی کے نام پر۔

3) وہ شرائط جن پر کمپنی اراضی پر قابض ہو گی۔

4) اگر حصول اراضی رہائشی مکانات تعمیر کرنے یا اس سے غرض مند آسائشیں مہیا کرنے کے لیے ہو تو وہ مدت جس کے اندر اور وہ شرائط جن کے بموجب اور وہ طریقہ جس کے مطابق رہائشی مکان تعمیر یا آسائشیں مہیا کی جائیں گی۔

5) وہ مدت جس کے اندر اور وہ شرائط جن کے بموجب عمارت مذکور بنے گی۔ اور برقرار رکھی جائے گی جب اراضی کلاز (بی) ذیلی دفعہ (1) دفعہ 40 حاصل کی جائے۔

42۔ معاہدہ کی اشاعت :

ہر ایک ایسا معاہدہ اس کی تحریر کے بعد جس قدر جلد ہو سکے سرکاری گزٹ مقامی میں چھپ کر مشتہر ہو گا۔ اور بر طبق اس کے (بہ نسبت ان شرائط کے جن کے بموجب عوام تعمیر کے استعمال کرنے کے مستحق ہوں گے) وہی تاثیر رکھے گا جو اقرار نامہ مذکور کے جزو ایکٹ ہونے کی صورت میں اس کی تاثیر ہوتی۔

43۔ دفعہ 39 سے دفعہ 42 تک متعلق نہیں ہوں گی۔ جبکہ حکومت ازروئے اقرار کمپنیوں کے لیے اراضی بہم پہنچانے کی پابند ہو۔

دفعہ 39 سے دفعہ 42 تک کے احکام (بشمول ان دونوں دفعات کے) ایسی اراضی کے حاصل کرنے سے متعلق نہیں ہوں گے اور نہ ایکٹ بابت حصول اراضی 1870ء کی دفعات مترادف کا اس اراضی سے بھی متعلق ہونا سمجھا جائے گا جو کسی ایسی ریلوے یا دیگر کمپنیوں کے لیے ہو جن کے لیے ازروئے کسی اقرار نامہ مابین کمپنی مذکور اور جناب سیکرٹری آف اسٹیٹ ہندیا کے وفاقی حکومت یا کوئی صوبائی حکومت اراضی بہم پہنچانے کی پابند ہے یا تھی۔

دفعہ 43-اے۔ منتقلی پر پابندی وغیرہ۔

اس حصہ کے تحت وہ کمپنی جس کے لیے زمین حاصل کی جائے ،اس زمین کو یا اس زمین کے کسی حصہ کو بذریعہ فروخت ، رہن ، ہبہ، پٹہ، یا کوئی دوسری صورت میں سوائے صوبائی حکومت کی قبل منظوری کے علاوہ منتقل کرنے کی حقدار نہ ہوگی۔

44۔ ریلوے کمپنی کے ساتھ معاہدہ کیونکر ثابت کیا جاسکتا ہے۔

ریلوے کمپنی کے لیے حصول اراضی کی صورت میں ایک ایسے اقرار نامہ کا موجود ہونا جس کی تصریح دفعہ 43 میں کی گی ہے ، بذریعہ پیش کرنے اس کی ایک چھپی ہوئی نقل سے، جس سے یہ واضح ہوکہ وہ حکومت کے حکم سے چھپی ہے، ثابت کیا جاسکتا ہے۔

متفرقات

45۔ اطلاع نامہ جات کا پہنچانا

(i) ہر اطلاع نامہ تحت ایکٹ ہذا بذریعہ حوالہ کرنے یا پیش کرنے اس کی ایک نقل کے اطلاع نامہ تحت دفعہ ۴ کی صورت میں اس عہدہ دار کے دستخط سے جس کا ذکر اس میں ہو یا کسی اور اطلاع نامہ کی صورت میں کلکٹر یا جج کے دستخط یا حکم سے جاری کیا جاے گا۔

(ii) جہاں پر ممکن ہو، اطلاع نامہ جس شخص کے نام ہو، اسی پر تعمیل کیا جائے گا۔

(iii) اگر کوئی ایسا شخص نہ ملے تو اطلاع نامہ اس کے مرد قرابت دار پر تعمیل کی جائے گی، اور اگر قرابت دار شخص بھی نہ ملے تو بذریعہ چسپاں کرنے اس کی نقل کے اس مکان کے دروازے کے باہر پر جہاں شخص متذکرہ اطلاع نامہ رہائش رکھتا ہو یا کاروبار کرتا ہو یا بذریعہ چسپاں کر دینے اس کی ایک نقل کے عہدہ دار مذکورہ بالا یا کلکٹر کے دفتر کے کسی مقام نظر گاہ عام یا کچہری میں اور نیز حاصل ہونے والی اراضی کے کسی مقام نظر گاہ عام میں جاری کیا جاسکتا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کلکٹر یا جج ہدایت کریں تو اطلاع نامہ ایک خط کے اندر جو اس شخص کے نام پر ہو، جس کا نام اس میں لکھا ہو اور اس کے سب سے پچھلی معلومہ جاے سکونت یا پتہ یا مقام کاروبار کے نشان پر ہو، اور ایکٹ ڈاک خانہ جات 1866 کی رو سے رجسٹری کیا ہوا ہو، بذریعہ ڈاک بھیج دیا جائے ۔ اور اسکی رسید کی پیشی سے اس کا جاری ہونا ثابت کیا جاسکتا ہے۔

46 ۔ حصول اراضی میں مانع ومزاحم ہونے کی سزا:

جو شخص ان کاموں میں سے کسی کام کے کرنے میں جس کا دفعہ ۴ یا دفعہ ۸ کی رو سے اختیار دیا گیا ہے ، مانع و مزاحم ہو یا جو کوئی شخص کسی کھائی یا نشان کو جو تحت دفعہ 4 بنایا گیا ہو، کو بھر دے یا تلف کرے ، یا نقصان پہنچائے یا ہٹائے تو وہ بحضور مجسٹریٹ مجرم ٹھہرنے پر ایک مہینے تک کی قید کا یا پچاس روپے تک کے جرمانہ کا یا قید اور جرمانہ دونوں سزاوں کا مستوجب ہوگا اور اس نقصان کا بھی جرمانہ ادا کرے گا جو اس نے کیا ہے، جس کا تعین مجسٹریٹ کرے گا۔

47 ۔ مجسٹریٹ جبراً دخل دلائیں گے:

اگر کلکٹر کو کسی اراضی پر تحت ایکٹ ہذا دخل حاصل کرنے میں کوئی مزاحمت یا روک ٹوک واقع ہو تو ان کو اگر وہ مجسٹریٹ ہیں ، تو خود مجسٹریٹ کے اختیارات استعمال کرتے ہوئے دخل لیں گے ،اور اگر مجسٹریٹ نہیں ہیں تو مجسٹریٹ کے پاس درخواست کریں اور مجسٹریٹ کلکٹر موصوف کو دخل اراضی پر جبراّ دخل دلایں گے ۔

48۔ حصول اراضی کی تکمیل واجب نہیں مگر جب تکمیل نہ ہو تو معاوضہ دیا جائے گا۔

(1) باستثناء اس صورت کے جس کی نسبت دفعہ 36 میں دیا گیا ہے، کمشنر کو اختیار ہوگا کہ کسی ایسی اراضی کے حاصل کرنے سے دست بردار ہو، جس پر دخل حاصل نہیں کیا گیا ہے ۔

(2) جب کمشنر کسی ایسے حصول اراضی سے دستبردار ہو تو کلکٹر رقم زر معاوضہ کی تجویز کریں گے جو بابت اس خسارہ کے ہو، جو مالک نے بوجہ اطلاع نامہ کے تحت کسی کارروائی کے باعث برداشت کیا ہو۔ اور کلکٹر ایسا مبلغ زر مع تمام خرچہ کے جو شخص حقدار نے مقدمہ تحت ایکٹ ہذا کی پیروی میں اراضی مذکورہ کے متعلق مناسب طور پر صرف کیا ہو، شخص حقدار مذکور کو دیں گے ۔

(3) ایکٹ ہذا کے حصہ ۳ کے احکام جہاں تک ہوسکے اس زر معاوضہ کے تجویز کرنے کی نسبت تعلق پذیر ہوں گے جو اس کی رو واجب الادا ہو۔

48-اے ۔ معاوضہ جب زمین ایک سال کے اندر حاصل نہ کی:

(1) جب دفعہ 6 کے تحت کسی مین کے لیے اعلان کی اشاعت کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اگر کلکٹر نے ۱۱ کے تحت اس زمین کی بابت ایوارڈ نہ دیا تو مالک زمین، جب تک مالک زمین کسی اہم حد تک ذمہ دار نہ ہو، ایسی تاخیر کے نتیجے نقصان جو اس نے برداشت کیا ہو، معاوضہ لینے کا حقدار ہوگا۔

(2) اس قانون کے حصہ ۱۱ کی دفعات قابل ادائیگی معاوضہ کے تعین کرنے کے لیے اس دفعہ کے تحت جہاں تک ممکن ہو اطلاق پذیر ہوں گے۔

<u>49۔ جزو مکان، جزو عمارت کا حاصل کرنا۔</u>

(1) احکام ایکٹ ہذا واسطے حاصل کرنے صرف کسی جزو مکان یا کارخانہ یا دیگر عمارت کے جاری نہیں ہوں گے، اگر اس کا مالک یہ چاہے کہ ایسا کل مکان یا کارخانہ یا عمارت حسب مذکورہ بالا لے لیا جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ مالک کسی وقت قبل اس کہ کلکٹر نے حسب دفعہ ۱۱ اپنا فیصلہ کیا ہو، بذریعہ اطلاع تحریری کے اپنی ظاہر کی ہوئی خواہش سے کہ ایسا کل مکان یا کارخانہ یا عمارت اس طور پر حاصل کی جائے سے باز آسکتا ہے۔ یا اس میں اصطلاح کر سکتا ہے۔

نیز شرط یہ ہے کہ اگر کوئی اختلاف دوبارہ اس امر کے پیدا ہو کہ آیا کوئی ایسی اراضی جس کے تحت ایکٹ ہذا لیے جانے کی تجویز ہوئی ہے۔ اس دفعہ کے منشاہ کے بموجب مکان یا کارخانہ یا عمارت کا جزو ہے یا نہیں، تو کلکٹر ایسے تنازعہ کے واسطے تصفیہ کے عدالت کے تفویض کریں گے اور ایسی اراضی کو اپنے دخل میں نہیں لیں گے جب تک کہ اسی تنازعہ کا تصفیہ نہ ہو جائے۔

استصواب مذکور پر عدالت فیصلہ کرتے وقت اس امر کا لحاظ کرے گی کہ آیا وہ اراضی جس کے لیے جانے کی تجویز ہوئی ہے، اس مکان یا کارخانہ یا عمارت کے پورے طور پر اور بغیر نقصان استعمال میں آنے کے لیے جائز طور پر ضروری ہے یا نہیں۔

(2) اگر ایسے دعویٰ کی صورت میں جو دفعہ ۲۳ کی تحتی دفعہ (۱) "تیسرا" کی رو سے شخص حقدار بوجہ الگ ہو جائے اس کی کسی اور اراضی کے جولی جائے گی، پیش کرے۔ کمشنر کی یہ رائے ہو کہ وہ دعویٰ خلاف عقل یا بہت زیادہ ہے تو کمشنر موصوف کسی وقت قبل اس کے کہ کلکٹر نے اپنا فیصلہ صادر کیا ہو، یہ حکم کر سکتی ہے کہ وہ کل اراضی جس کا ایک جزو وہ اراضی ہے جس کو پہلے حاصل کرنا مقصود تھا، حاصل کر لی جائے۔

(3) اس صورت میں جس کی نسبت ضمن اخیر مرقوم میں حکم مندرج ہے، کسی نئے اشتہار یا دیگر کاروائی غرض مند دفعہ ۶ تا دفعہ ۱۰ کی (بشمول ان دونوں دفعات کے) ضرورت نہیں ہے۔ مگر کلکٹر کو لازم ہوگا کہ شخص حقدار کو ایک نقل کمشنر کے حکم کی بدوں تاخیر کے دے دیں اور بعدازاں اپنا فیصلہ تحت دفعہ ۱۱ صادر کریں۔

50۔ حصول اراضی مقامی حاکم یا کمپنی کے خرچے سے

(1) جب اس ایکٹ کی دفعات کو استعمال میں لاتے ہوئے کسی کمپنی کے یا مقامی حکومت کے انتظامی فنڈ یا اختیاری فنڈ یا اختیاری فنڈ میں سے قیمت ادا کرنے پر حصول زمین کی خاطر جب اس ایکٹ کی دفعات کو عمل میں لایا جاتا ہے تو اخراجات وضمنی اخراجات بابت ایسی زمین کے حصول کے لیے اسی فنڈ میں سے ادا کیے جائیں گے۔

(1-اے) کوئی اخراجات جو کہ مقامی حکومت یا کمپنی کے ذمہ زیر ذیلی دفعہ 1 واجب الادا ہوں، کسی اور طریقہ کار کر علاوہ بطور مالیہ زمین کے بقایا جات کے طور پر بھی وصول کیے جا سکتے ہیں۔

(2) کلکٹر یا عدالت کسی بھی ایسی کاروائی میں مقامی حکومت یا کمپنی حاضر ہو سکتی ہے، اور معاوضہ کے تعین کے لیے شہادت پیش کر سکتی ہے۔

51۔ استثناء فیس اور اسٹامپ ڈیوٹی

اس ایکٹ کے تحت کوئی ایوارڈ یا اقرار اسٹامپ ڈیوٹی کے زیر بار نہ ہوگا اور کوئی شخص ایسے اقرار یا ایوارڈ کی کاپی لینے کے لیے کوئی فیس ادا کرنے کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

52۔ بہ تعمیل ایکٹ میں کی گی کسی تجویز کے لیے دعویٰ کرنے کی صورت میں نوٹس

بہ تعمیل ایکٹ میں کی گی کسی کام کے لیے کسی شخص کے خلاف ایک ماہ کا تحریری پیشگی نوٹس، بلحاظ اس کاروائی کے یا اس کی وجہ کے، دیے بغیر اس شخص کے خلاف کوئی دعویٰ مقدمہ یا دوسری کاروائی شروع نہ ہوگی۔

53۔ عدالت کے سامنے کاروائی پر مجموعہ ضابطہ دیوانی اطلاق پزیر ہوگا

بجز اس کے کہ اس ایکٹ میں کچھ اور متضاد مذکورہ ہو، تحت قانون ہذا عدالت میں تمام کاروایوں کے لیے مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ اطلاق پزیر ہوگا۔

54۔ اپیل بر خلاف کاروائی عدالت:

مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ کے قانون کے تحت اپیل جو ابتدائی ڈگریوں کی اراضی سے دائر ہوں۔ اور بلا لحاظ احکام کسی دیگر قانون نافذالوقت کے اپیل کسی کاروای میں جو تحت ایکٹ ہذا عمل میں ہو، عدالت کے فیصلہ کی ناراضی سے عدالت عالیہ (ھائی کورٹ) میں دائر ہوگا۔ اور عندالاپیل جو ڈگری عدالت عالیہ (ھائی کورٹ) صادر کرے۔ اس کے خلاف اپیل زیر احکام دفعہ 110 اور آرڈر XLV ضابطہ دیوانی 1908 کی صورت میں رجوع کیا جائے گا۔

55۔ ضوابط وضع کرنے کا اختیار

(1) صوبائی حکومت کو اختیار ہوگا کہ ضوابط بمطابقت قانون ہذا عہدہ داروں کی ہدایت کے لیے جملہ امور میں جو اس قانون کی تعمیل سے علاقہ رکھیں وضع کرے اور ان کو وقتاً فوقتاً تبدیل یا ان میں الحاق کرے۔

(2) دفعہ ماتحتی (۱) کے بموجب ضوابط کے وضع کرنے اور تبدیل کرنے اور ان میں الحاق کرنے کا اختیار اس شرط کے ساتھ ہوگا کہ وہ قواعد بعد اس کے کہ پیشتر چھپ کر مشتہر ہولیں وضع یا تبدیل کیے جائیں یا ان میں اضافہ کیا جائے۔

(3) جملہ ویسے ضوابط اور تبدیلی اور اضافے سرکاری گزٹ میں چھپ کر مشتہر ہوں گے اور بعد ازاں طاقت قانون رکھیں گے۔